بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان
ایڈیٹر۔ غلام نبی
یوم پنج شنبہ
جلد ۳۰ | ۱۸ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۳ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۸ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سر اور آنکھوں میں درد کی تکلیف ہے۔ نیز گلا بیٹھا ہوا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مع خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پھر بندش پیشاب کا دورہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ۔ مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی ابو العطاء صاحب۔ کوٹ آغا خان ضلع سیالکوٹ کے جلسہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الفضل میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اراکین خدام الاحمدیہ کو قرعدی ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۳ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

پیشوایان دین کی عظمت قائم کرنے کا بہترین طریق

... اخبار "آریہ گزٹ" اور پنجاب کے آریہ اخبار "پرکاش" نے حال میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف دریدہ دہنی کرکے اس ضرورت کو از سر نو تازہ کر دیا ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے پیشواؤں اور بزرگوں کی تعظیم و تکریم قائم کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایسا اہم اور ضروری معاملہ ہے۔ کہ جب تک عمدگی کے ساتھ طے نہیں پا جاتا۔ اس وقت تک نہ تو ہندوستان میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ نہ اتحاد بین الاقوام وقوع میں آ سکتا ہے۔ اور نہ سیاسی رنگ میں ترقی ہو سکتی ہے۔

یہ امر بے حد افسوسناک ہے۔ کہ اس قسم کی امن شکن اور اتحاد میں رخنہ ڈالنے والی حرکات کے مرتکب عموماً آریہ سماجی ہوتے ہیں۔ "رنگیلا رسول" اور "ورتمان" کی اشاعت آریوں نے ہی کی۔ اور اب جو فتنہ اٹھا۔ وہ بھی آریوں نے ہی اٹھایا۔ اس کے مقابلہ میں آج تک آریوں میں سے کسی نے کسی ایسی تحریک میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ جو پیشوایان مذاہب کی توہین کے ازالہ کے لئے جاری کی گئی ہو۔ لیکن یہ امر اس قسم کی تحریک کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی ضرورت کو اور زیادہ نمایاں کرتا ہے۔ فتنہ انگیزی نہایت آسان ہے اور عام طبائع اس قسم کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں۔ لیکن فتنہ کی اصلاح کرنا اور لوگوں کو امن اور اتحاد کی طرف مائل کرنے کی صورت پیدا کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اور اس کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔ پیشوایان مذاہب کی توہین کے متعلق بڑھتی ہوئی فتنہ پردازی کو دیکھ کر جس میں پیش پیش آریہ تھے۔ مگر در پردہ اور بھی عناصر تھے۔ جو ہندوستان میں بین الاقوام اتحاد کے دشمن ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز اہل ہند کے سامنے پیش فرمائی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے ہادیوں اور پیشواؤں کی تعظیم و تکریم قائم کرنے کے لئے ہر مذہب کے لوگ ایسے جلسے منعقد کیا کریں۔ جن میں اپنے مذہب کے بانی کی صفات بیان کریں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو دعوت دیں۔ کہ وہ نہ صرف ان جلسوں میں شریک ہوں۔ بلکہ ان میں سے اہل علم اصحاب اس مذہب کے بانی کی تعریف میں تقریریں بھی کریں۔ اور خوبیاں بتائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ صرف تجویز ہی پیش نہ فرمائی۔ بلکہ اسے عملی رنگ دینے کے لئے بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوبیاں اور صفات بیان کرنے کے لئے ہر سال جلسے کرنے کی تحریک فرمائی چنانچہ متواتر کئی سال سے یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے جلسے نہ صرف تمام ہندوستان میں بلکہ بیرون ہند میں بھی جہاں جہاں احمدی ہیں۔ ہوتے ہیں۔ ان میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہوتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا اعتراف کرکے خراج عقیدت ادا کرتے ہیں۔ اس وقت تک ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اعلےٰ پایہ کے غیر مسلم اصحاب نہایت پُر اخلاص تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے جلسوں کو اقوام ہند کے اتحاد کے لئے بہترین تجویز تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اب جبکہ دو آریہ اخباروں نے پھر فتنہ پردازی کی ہے سکھ معاصر "شیر پنجاب" (۱۴۔ جون) نے جہاں اس کے خلاف پر زور آواز اٹھائی ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے۔ کہ "ہمیں یہ دیکھ کر نہایت رنج ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کی ذات پر وہ لوگ توہین آمیز اعتراضات کرتے ہیں جن کی اپنی زندگی نہایت گھناؤنی ہے۔ اور جنہیں اپنے گھر کے لوگ بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے"۔ وہاں اصلاح حال کے لئے وہی تجویز مفید اور نتیجہ خیز قرار دی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پیش فرما چکے ہیں چنانچہ لکھا ہے:۔ "وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کی تمام قومیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام اور بزرگوں کا ادب سیکھیں۔ سارے ہندوستان اور ہر ہندوستانی کے لئے کچھ ایسی شخصیتوں کو تمام لوگ اعتراض سے بالاتر سمجھیں۔ اپنا بزرگ سمجھیں۔ مثلاً مہاتما بدھ۔ شری کرشن مہاراج۔ مہاتما عیسیٰ مسیح حضرت محمد صاحب۔ شری گورو نانک دیو۔ اور باقی گورو صاحبان۔ حضرت امام علی۔ حضرت امام حسین۔ مہاتما زردشت۔ مہاتما شنکر اچارج وغیرہ۔ ان سب حضرات کو سانجھے بزرگ تسلیم کیا جائے۔ مقدمات چلانے کی نسبت اگر تمام قوموں میں اس مسئلہ پر کوئی باہمی فیصلہ ہو جائے۔ تو مذہبی جھگڑے یک لخت بند ہو جائیں۔ اگر ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانا اور اشتعال دلانا بند ہو جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ باہم محبت کرنے لگ جائیں گے۔ ان بزرگوں کے جنم دن یا برسیاں ہندوستان میں عالمگیر طور پر منائی جائیں۔ اور وہ سانجھے تیوہار کے طور پر منائی جایا کریں۔ اس سے باہمی تلخی کم ہو گی۔ تعصب کم ہوگا۔ ایک دوسرے سے نفرت کم ہو گی۔ ہم ایک دوسرے کے زیادہ نزدیک ہوتے جائیں گے۔ اور ایک دوسرے کو صحیح طور پر سمجھنے لگیں گے۔ اس سے پولیٹیکل اختلافات بھی کم ہو جائیں گے۔ ہندوستان کی متحدہ قومیت کی بنیاد ان بزرگان دین کی ہی عظمت کے اعتراف اور ادب و احترام پر رکھی جا سکتی ہے"۔

مطلب یہ کہ ایسے متحدہ اور مشترکہ جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں ہر قوم کے بزرگوں کے متعلق اظہار عقیدت کیا جائے۔ اور ان کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کیا جائے۔ اس سے باہمی تلخی دور ہو کر نہایت دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے اور سیاسی اختلافات بھی کم ہو سکیں گے۔ چونکہ ہر مذہب کے ہادی کی تعظیم کرنا اسلام کی تعلیم ہے جسے نہ صرف موجودہ زمانہ میں وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ بلکہ اس پر عمل کرنا اپنی جماعت ...

اخبار احمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا ۷ جون مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا نے چک ۴۶ شمالی میں جو سرگودہا سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے وقار عمل منایا۔ انصار اللہ و اطفال بھی شریک تھے۔ پروگرام میں چک مذکور کی مسجد احمدیہ کی چار دیواری کو لیپنا تھا۔ مقامی احباب نے بھی تعاون کیا۔ اور ضروری سامان مہیا کر دیا۔ عہد نامہ دہرا کر سات بجے کام شروع ہوا۔ سب دوست خوب سرگرمی سے دس بجے تک کام کرتے رہے۔ اس دوران میں ۱۲۰۰ مربع فٹ لپائی ہوئی۔

رشید احمد سیکرٹری خدام الاحمدیہ سرگودہا

ایک احمدی لڑکی کی کامیابی عزیزہ خدیجہ سلمہا دختر سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے امسال الہ آباد یونیورسٹی سے میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ زینت آرا بنت سیٹھ خیر الدین احمد صاحب لکھنؤ

درخواست ہائے دعا (۱) خانزادہ امیر اللہ خان صاحب اسمعیلہ ضلع مردان ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۲) محمد یاسین صاحب ایم۔ اے ابن مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی ایک جگہ ملازمت کے لئے کوشاں ہیں (۳) محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری کا لڑکا محمود احمد آجکل میدان جنگ میں ہے (۴) مولوی واحد بخش صاحب سکنہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بعارضہ درد نقرس سخت بیمار ہیں (۵) مرزا گلزار حسین صاحب ڈلیال کا لڑکا مشتاق احمد بیمار رہتا ہے۔ نیز وہ لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار ڈل ایسٹ سے واپس آیا ہے۔ وہاں کے احمدی دوست احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں (۶) اخوند اقبال محمد خان صاحب مظفر گڑھ کی اہلیہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کے چھوٹے بھائی اخوند حمید اللہ خانصاحب فوج میں ملازم ہیں (۷) منشی غلام محمد صاحب عبد قادیان کی لڑکی امۃ الحمید بیمار ہے۔

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں:۔

ایک اعلان نکاح کی تصحیح سلطان محمود احمد صاحب مالک سلطان برادرز قادیان کے نکاح کا جو اعلان ایک گزشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے۔ اس میں مہر پانچ سو لکھا گیا ہے۔ لیکن دراصل ایک ہزار روپیہ ہے۔

اعلان نکاح مولوی محمد عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کا نکاح سلطانہ بیگم بنت جمعدار راجہ دلاور خان صاحب ٹونگ ضلع گجرات کے ساتھ پانچصد روپیہ حق مہر پر مولوی سعد الدین صاحب ایم۔ اے۔ ٹی۔ آئی نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

خاکسار محمد الدین امیر جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات

ولادت (۱) میرے چھوٹے بھائی میاں بشیر احمد صاحب سنور کے ہاں ۶ جون بروز ہفتہ لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نام منیر احمد تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے نور احمد سنوری قادیان (۲) غلام احمد صاحب موضع جھمٹ ضلع لدھیانہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام بشارت احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے فضل دین ازبارے والی (۳) میرے ہاں ۳۱ مئی کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نعیمہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نیک اور دین دار بنائے۔ خاکسار روشن الدین پنڈی چری

دعائے مغفرت (۱) الٰہی بخش صاحب ساکن بڈھے والی ضلع لدھیانہ کی لڑکی فاطمہ بی بی بعمر ۵ سال وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ فضل دین ازبارے والی (۲) میری اہلیہ ۱۳ ماہ ہجرت کو ۶ دن بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نماز وقرآن شریف پڑھنے کی عادی تھی۔ اپنے رشتہ داروں وغیرہ سے ہمدردی اور نیک سلوک سے پیش آتی۔ پہلے چندہ ادا کرتی اور پھر گھر کی ضروریات پورا کرتی۔ سلسلہ کی اکثر تحریکات میں شوق سے حصہ لیا کرتی تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نور احمد محمود آباد ضلع جہلم (۳) ۸ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش کو میری چچا زاد بہن امینہ اختر بنت شیخ غلام قادر صاحب آف گوجرانوالہ عرصہ ایک سال بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ گوجرانوالہ میں رہتی تھیں۔ اس لئے گزشتہ سال وہیں سے مڈل کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ دوران امتحان میں گردن کی ہڈی کو درد شروع ہو گیا مگر مرحومہ نے ہمت و استقلال سے امتحان جاری رکھا کئی ایک ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا۔ میوہسپتال لاہور میں ایکسرے بھی کرایا گیا مگر کوئی مرض سمجھ میں نہ آیا۔ آخر یہی گردن کا درد موت کا باعث بن گیا۔ احباب مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں خاکسار ذکیہ جبین بنت شیخ عبدالقادر صاحب سوداگران چرم لاہور

دعائے نعم البدل (۱) میرا لڑکا منور احمد ۲۳ مئی کو بعمر ۲ سال وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار سید عبدالرشید وزیرآباد (۲) ۱۱ جون کو میرا لڑکا مجید سمیع اللہ چند دن بعارضہ محرقہ بیمار رہ کر وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار غلام محمد عبید مدرس ہائی سکول قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احمدیت کی معجزانہ ترقی

"جس زمانہ میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے۔ اس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہونچ گیا ہے۔ کہ جو نہ میری کوشش سے بلکہ اس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہیں۔ اب یہ لوگ خود سوچ لیں۔ کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے۔ اور کیا کچھ ہزار جان کاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے۔ یہاں تک کہ حکام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں۔ خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے۔ اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا۔ اور ہزارہا اشتہار اور رسالے لکھے۔ اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے۔ اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا۔ بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں۔ کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے۔ اندر ہی اندر نابود ہو جائے۔ اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا۔ اور پھولا۔ اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور چلی گئیں۔ اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں"۔ (نزول المسیح صفحہ ۴۲)

سنسکرت کلاس کے لئے طلباء کی ضرورت

ہمارا مرکز ہندوستان میں ہے۔ اور ہندوستان میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ ہادی عالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے مسلمانوں کے لئے امام مہدی تھے۔ ویسے ہی آپ ہندوؤں کے لئے کرشن تھے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ "میں ہندو قوم کے لئے کرشن ہوں"۔ اس واسطے مسلمانوں کی طرح ہندوؤں کو تبلیغ کر کے احمدی بنانا بھی ہمارا فرض ہے۔ چونکہ ہندو قوم کی مذہبی کتب سنسکرت زبان میں ہیں۔ اس لئے ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کیلئے سنسکرت زبان کا سیکھنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جامعہ احمدیہ میں سنسکرت کلاس کھولنے کا ارشاد فرمایا جہاں ہندی سنسکرت اور وید پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کلاس کی پڑھائی عنقریب شروع

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱۱)

سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں واقع ہے۔ وہاں ایک طبیب تھا۔ جو شہر کا قاضی بھی تھا۔ اور ایک مسجد کا امام بھی۔ اس نے ایک دن اپنے خطبہ میں حضرت اقدس کو حقارت سے یاد کیا۔ اور جمعہ کے دن خطبہ میں کہا۔ کہ اے لوگو! تم اپنی نماز پڑھتے رہو۔ کوئی طاعون نہیں آئے گی۔ وہ نماز پڑھانے کے بعد گھر گیا۔ تو پہنچتے ہی اسے طاعون ہو گیا۔ اور جلد ہی مر گیا۔ اس کے کنبہ میں بارہ تیرہ مرد تھے۔ اس کے مرنے پر ان میں سے جو بھی اس کی جگہ قاضی بنا۔ طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ الغرض وہ تمام کے تمام طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ ایک لڑکا دس مہینہ کا باقی رہ گیا۔ واللہ اعلم اس کا بعد میں کیا حال ہوا۔

(۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب کبھی خاکسار حاضر ہونے کا ارادہ کرتا۔ تو جو جو باتیں دریافت طلب ہوتیں۔ وہ بطور یادداشت لکھ لیتا۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ مجھے کبھی یہ موقعہ نہ ملا۔ کہ وہ باتیں پیش کروں۔ کیونکہ دوران قیام میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ ہی ان باتوں کا جواب دے دیا کرتے۔

(۱۳)

کتاب مالابدمنہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے آخر میں لکھا ہے کہ جس نے نور آنحضرتؐ کا لینا ہو۔ وہ درویشوں کے سینوں سے حاصل کرے۔ میں نے یہ مسئلہ یادداشت کے طور پر لکھ لیا۔ اُن دنوں حضور علیہ السلام لدھیانہ میں قیام پذیر تھے۔ منشی روڑا صاحب و منشی ظفر احمد صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ یہ مسئلہ میں حضور علیہ السلام سے ضرور دریافت کروں گا اور اگر زبانی عرض نہ کر سکا۔ تو لکھ کر پیش کر دوں گا۔ مگر چار دن ہم وہاں رہے نہ میں پیش کرنے کی جرأت کر سکا۔ اور نہ ہی حضور نے اپنی گفتگو یا تقریر میں اس کا ذکر فرمایا۔ چار روز کے بعد جب ہم سب رخصت ہونے لگے۔ تو اس وقت اور دوست تو رخصت حاصل کر کے آ گئے میں سب سے پیچھے تھا۔ اس وقت آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ اور تو کچھ نہیں۔ اتقاء ہی تو ہے۔ میں بہت خوش ہوا۔ اور مصافحہ کر کے چل پڑا۔

(۱۴)

میرے لڑکے عبدالسمیع کی پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کی دوسری شادی کے لئے میں نے بمقام رڑکی اپنی برادری میں ایک جگہ رشتہ طے کیا۔ اس وقت حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ وہاں سرکاری ہسپتال میں متعین تھے۔ انہوں نے خود نکاح پڑھا۔ مگر نکاح ہو جانے کے بعد لڑکی والوں نے ہمیں جواب دے دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ تم لوگ کافر ہو۔ لڑکی کو انہوں نے رخصت نہ کیا۔ مجبوراً ہم واپس چلے آئے کچھ عرصہ کے بعد وہ تمام لوگ مر گئے اور لڑکی بھی مر گئی۔ پھر دوسری جگہ اپنے گاؤں میں رشتہ کیا۔ لڑکی کے باپ نے رشتہ تو کر دیا۔ مگر بوجہ اس کے کہ عام لوگ برادری کے اس رشتہ کرنے میں اس سے ناراض تھے۔ وہ برادری کے خوف سے نکاح نہیں کرتا تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا۔ کہ یہ حالات ہیں۔ حضور کا جواب موصول ہوا۔ کہ ہم نے دعا کی ہے خط کے آنے کے چار پانچ روز بعد لڑکی کے باپ کا خط آ گیا۔ کہ آ کر تم نکاح کر لو۔ میں کپورتھلہ سے وطن گیا۔ اور نکاح ہو گیا۔

(۱۵)

کپورتھلہ میں ایک منشی صاحب نے سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک نہایت اہانت کرنے والا مضمون لکھ کر اخبار "عام" کو بھیجا۔ مگر اسی رات یا اگلے روز وہ کسی کے گھر گئے۔ جہاں کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ اور اسے جوتیوں سے اتنا پیٹا گیا۔ کہ اس کے کپڑے پرزہ پرزہ ہو گئے۔

(۱۶)

ایک شخص تماشا کرنے والا کپورتھلہ میں آیا۔ وہ بہت سے کوئلے دور تک بچھا کر اور انہیں آگ لگا کر ان پر چلا کرتا تھا۔ جب تمام کوئلے روشن ہو گئے تو اس نے کہا۔ دیکھو۔ میں یہ معجزہ دکھاتا ہوں۔ اگر کوئی مرزائی ہے۔ تو وہ اس آگ پر چل کر دکھائے۔ اس پر ایک ہندو حلوائی کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ میں ہندو ہوں نہ میں احمدی ہوں۔ نہ غیر احمدی۔ دیکھو میں اس آگ پر چلتا ہوں۔ اور وہ کتنی دیر تک چلتا رہا۔ یہ دیکھ کر تماشہ کرنے والا جو مسلمان تھا سخت شرمندہ ہوا۔ کہ اسی وقت کسی طرف چلا گیا۔

(۱۷)

کپورتھلہ میں ایک شخص جان محمد مستری احمدی ہوا۔ مگر پھر مرتد ہو گیا۔ ایک روز وہ اپنی دکان پر بیٹھا ہوا سلسلہ احمدیہ کی مذمت کر رہا تھا۔ کہ ہمارے ایک بھائی وزیر خان نام نے اس کی یہ گفتگو سنی۔ اور اس سے کہا معلوم ہوتا ہے۔ تم پر کوئی عذاب آنے والا ہے۔ دو تین دن کے اندر اندر اس کے گھر کئی چور آئے۔ ایک چور نے مستری کے سر پر چوٹ ماری۔ جس سے بہت بڑا زخم ہو گیا۔ اور اس کے ایک جوان بیٹے کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئے۔

(۱۸)

ایک روز ہم کئی احمدی بھائی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گول کمرہ میں ہم کو بٹھا کر حضور خود کھانا لائے۔ اور ہمیں کھلایا۔ چونکہ وہ کھانے کا وقت نہ تھا اس لئے آپ نے خود ہمارے ساتھ نہ کھایا۔

(۱۹)

ایک روز بمقام لدھیانہ ڈاکٹر صادق علی کپورتھلوی غیر احمدی بھی وہاں تھے۔ انہوں نے ہر چند چاہا کہ میری بیعت لی جائے۔ مگر حضور نے ان کی بیعت نہ لی۔ حضور ان دنوں بیمار تھے۔ ڈاکٹر صادق علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ دوا تو میرے پاس ہے۔ میں کپورتھلہ جاتا ہوں۔ اگر کوئی شخص میرے ساتھ چلے۔ تو میں اس کو دیدوں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور اگر فرمائیں۔ تو میں جاؤں۔ فرمانے لگے۔ اچھا۔ صبح کا وقت تھا۔ میں اسی وقت ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ کپورتھلہ آیا۔ اور اسی روز دوا لے کر لدھیانہ پہنچا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔

(۲۰)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ چوہدری رستم علی صاحب جو پولیس افسر تھے۔ اور بہت مخلص آدمی تھے۔ اپنی ماہوار تنخواہ میں بہت کمی اور تنگی سے گزارہ کرتے تھے۔ اور جو کچھ بھی پس انداز ہوتا۔ وہ تمام کا تمام چندہ میں دیدیا کرتے۔ ان کا ایک ہی جوان لڑکا تھا۔ جسے وہ علاج کے لئے قادیان لائے۔ ان کی بیوی بھی ہمراہ تھی۔ حضور علیہ السلام نے اپنے مکان میں جگہ دی۔ اور علاج ہوتا رہا۔ ایک رات لڑکے کو بڑی تکلیف ہوئی۔ خاکسار اور منشی اروڑا صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب بھی اس وقت قادیان میں تھے۔ حضور علیہ السلام اس رات نہیں سوئے۔ اور رات بھر چوہدری صاحب کے پاس آتے حال دریافت فرماتے۔ اور دوا دیتے رہے۔ صبح کے وقت لڑکا فوت ہو گیا۔ اس کی ماں بلند آواز سے روئی۔ اور کہا۔ مجھ پر بہت ظلم ہوا۔ یہ سنتے ہی حضور علیہ السلام سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا۔ اسے اسی وقت ہمارے گھر سے رخصت کر دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ خدا کا کوئی عذاب ہم پر آ جائے اس نے بہت سخت کلمہ منہ سے نکالا ہے۔

(۲۱)

خاکسار اگرچہ کپورتھلہ میں ملازم تھا لیکن فرصت کے موقعہ پر فروخت کرنے کے لئے غلہ بھی خرید لیا کرتا تھا۔ لوگوں نے مجھے منع کیا۔ کہ ایسا نہ کیا کرو۔ میں نے کہا۔ کہ فقہ کی کتابوں میں تو یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ اگر غلہ باہر سے لائے یا خود اس کی کاشت کی ہو۔ تو یہ احتکار نہیں۔ جب شریعت میں جائز ہے۔ تو پھر تم مجھے کیوں منع کرتے ہو۔

پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی اس بارہ میں ایک مفصل خط لکھا۔ اور مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کی۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ اس بارہ میں شریعت نے تو کوئی اعتراض نہیں۔ مگر اتقاء کا اعتراض ہے۔ میں نے اسی وقت یہ کام چھوڑ دیا۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت

تجربہ بتاتا ہے کہ اسلام پر نکتہ چینی کرنے والے لوگوں میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہ ہوں۔ یا جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کا مطالعہ کیا ہوا ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے اکثر اعتراضات سنی سنائی باتوں پر مبنی ہوتے ہیں اور وہ اسلام کی طرف ایسی بے بنیاد باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اسلام کی اس تعلیم کو ہی لے لیا جائے جو اس نے عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش فرمائی ہے۔ اسلام نے عورتوں کو ان کے تمام جائز حقوق دیئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ نسواں کو قعر مذلت سے نکال کر بلندی کے جس بلند ترین مینار تک پہونچایا۔ اس کی نظیر دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ مگر پھر بھی مخالفین کی طرف سے یہ اعتراض سننے میں آجاتا ہے۔ کہ اسلام عورتوں کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔ اس اعتراض کی بنیاد جن امور پر رکھی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔

اول۔ اسلام عورتوں کو مارنے کی اجازت دیتا ہے۔

دوم۔ اسلام یہ بتاتا ہے کہ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

سوم۔ اسلام نے عورت کی گواہی کی حیثیت مرد کے مقابلہ میں نصف رکھی ہے۔ یعنی ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتوں کی گواہی ضروری قرار دی ہے۔ جس سے عورتوں کی تنقیص لازم آتی ہے۔

امر اول کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی جس آیت میں عورتوں کو بدنی سزا دینے کی اجازت کا ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن (نساء) اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ ہدایت دی ہے۔ کہ ایسی عورتیں جن کی بداخلاقی سے مرد پریشان ہوں۔ اور وہ ڈرتے ہوں کہ ان کی عزت و ناموس پر کوئی حرف نہ آجائے نہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی عورتوں کو نصیحت کریں۔ اگر نصیحت کا ان پر اثر ہو جائے تو بہتر ورنہ دوسرا اصلاحی قدم یہ اٹھایا جائے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے مرد الگ کمرہ میں سوئیں۔ اور اس طرح اپنی غیرت کا اظہار کریں۔ اگر اس پر بھی عورت کی اصلاح نہ ہو۔ تو وہ انہیں بدنی سزا دے سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے بھی یہ شرط قرار دی گئی ہے۔ کہ ہڈی پر چوٹ نہ لگے اور نہ مار کا بدن پر کوئی نشان پڑے۔ چنانچہ بخاری جلد ۳ کتاب النکاح میں آتا ہے واضربوھن ضرباً غیر مبرح (صفحہ ۱۷۱) ترمذی میں لکھا ہے لیس تملکون منھن شیئاً غیر ذالک الّا ان یاتین بفاحشۃٍ مبینۃٍ۔ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضرباً غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا (ترمذی جلد اول صفحہ ۱۳۹ ابواب الرضاع)

قرآن کریم کی آیت اور پیش کردہ حدیث سے ظاہر ہے کہ عورت کو یہ سزا دینے کی اجازت صرف فحش کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ گھر کے کام کاج میں کوئی نقص ہو تو مرد کو اجازت ہے۔ کہ وہ عورت کو مارنے لگ جائے۔ ایسا خیال اسلامی تعلیم کے بالکل متغائر ہے۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اسلام کا یہ حکم تعلیمیافتہ طبقہ کے مناسب حال نہیں۔ مگر اول تو تعلیمیافتہ عورت کی طرف سے جو علم دین سے واقف ہو یہ صورت حالات پیدا ہی کیوں ہوگی۔ اور اگر بالفرض اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لئے شریعت نے ابتدائی دو مواقع ایسے رکھے ہیں۔ جن سے وہ فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ وہ مرد کے وعظ و نصیحت پر کان دھرے۔ یا خاوند کی علیحدگی سے اپنی اصلاح کرے۔ اور اگر ان دونوں صورتوں کے باوجود اسکی اصلاح نہ ہو۔ تو شریعت مرد کو یہ اختیار دیتی ہے۔ کہ وہ مرد کو بدنی سزا دے۔ مگر ساتھ ہی کہتا ہے۔ کہ ایسی سزا نہ ہو۔ جس سے ان کے جسم پر کوئی زخم پڑ جائے یا ہڈی ٹوٹ جائے۔ یا ایسی طرح پیٹا جائے۔ کہ جسمانی قوے کو کوئی مہلک صدمہ پہونچ جائے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ بداخلاقی پر وعظ و نصیحت وغیرہ کے مراحل طے کرنے کے بعد عورت کی اصلاح کے لئے اس قدر بدنی سزا کا مرد کو اختیار دینا ہرگز کوئی معیوب امر نہیں بلکہ ضروری ہے۔ کہ ایسا کیا جائے۔ تاکہ اخلاق اور روحانیت جن کا قیام مذہب کا اہم ترین مقصد ہوتا ہے۔ ان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ اور شیطان اپنی تدبیروں میں ناکام رہے۔

دوسرا اعتراض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پر کیا جاتا ہے۔ کہ النساء حبائل الشیطان۔ عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد عورتوں کی تحقیر کے لئے نہیں فرمایا۔ بلکہ اس حقیقت کا اظہار کرنے کے لئے کہ شیطان اس راہ سے حملے کیا کرتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ شیطان کے اس راستہ سے بچنے کی کوشش کریں۔ اسی لئے اسلام نے پردے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں۔ اور اس طرح اپنے فروج کی حفاظت کریں۔ درحقیقت انسان کے اندر مختلف قسم کے قوے ہیں۔ جن میں سے بعض قوت متاثرہ رکھتے ہیں۔ اور بعض قوت موثرہ۔ اول الذکر طاقت سے انسان دوسرے کے اچھے یا بُرے خیالات کو اخذ کرتا ہے۔ اور ثانی الذکر طاقت سے دوسرے کی طرف اپنے اچھے یا بُرے خیالات منتقل کرتا ہے۔ یہ دونوں طاقتیں کم و بیش ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ مگر یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ عورتوں میں قوت موثرہ کم ہوتی ہے مگر وہ دوسرے کا جلد اثر قبول کر لیتی ہیں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے۔ کہ خیالات اور جذبات دوسرے کی طرف منتقل کرنے کے تین ذرائع ہیں۔ اول قوت بیانیہ یعنی زبان دوم۔ قوت باصرہ یعنی آنکھیں سوم قوت لامسہ یعنی چھونا۔ اسلام چونکہ ایک کامل مذہب ہے اس لئے اس نے بدی کے تمام دروازوں کو بند کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے پردے کا حکم دیدیا۔ آنکھوں کو نیچا رکھنے کی تاکید فرمائی اور ایک دوسرے کو چھونے سے بھی منع کر دیا تاکہ پاکیزگی میں کمی واقع نہ ہو۔ اور شیطان کو حملہ کرنے کا کوئی موقعہ نہ ملے۔ ہاں زبان پر قید لگانے سے چونکہ ضروریات زندگی کے انصرام میں کئی قسم کی روکیں پیدا ہو سکتی تھیں۔ اس لئے ضرورت پر مردوں کے لئے عورتوں سے بات چیت کو جائز رکھا۔ مگر عورتوں کو دیکھنے یا ان کے حسن کی تعریفیں سننے یا انہیں ہاتھ سے چھونے یا بلا ضرورت ان کی باتیں سننے کی ممانعت کر دی۔ اور مسلمانوں کے دلوں میں اس قسم کے اخلاق سے گرے ہوئے افعال کی نفرت پیدا کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ عورتیں شیطان کا پھندہ ہیں۔ چنانچہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ قیل ما ایئس الشیطان من بنی اٰدم الا اتی من قبل النساء کہ شیطان کا حملہ بنی نوع انسان پر عورتوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور یہ بات بالکل صحیح ہے۔ انسان شفاخانوں میں جا کر یا کسی ماہر طبیب کے پاس بیٹھ کر معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس کے پاس کتنے مریض آتشک یا سوزاک کے آتے ہیں۔ اور یہ سب بدکاری کے اس جال میں پھنسنے کی سزا ہوتی ہے جس میں وہ اپنی نادانی سے پھنس جاتے ہیں۔ پس عورتوں کو حبائل الشیطان کہنا ان کی تحقیر کے لئے نہیں۔ بلکہ اخلاق کی حفاظت کے لئے ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ بھی اس نظریہ کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ مکمل حدیث یہ ہے عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشیطان وحب الدنیا راس کل خطیئۃ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق فی النصائح) حضرت حذیفہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خطبہ میں یہ فرماتے سنا۔ کہ شراب تمام گناہوں کی جامع ہے۔ عورتیں شیطان کا پھندہ ہیں۔ اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ یہ حدیث بتا رہی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بنی نوع انسان کو یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ عورتوں کے ذریعہ انسان بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے یہ مطلب نہیں کہ اسلام عورتوں کو عزت نہیں دیتا۔

پھر عیسائیوں کو تو اس لحاظ سے بھی یہ اعتراض کرنا زیب نہیں دیتا۔ کہ ان کا عقیدہ ہے کہ آدم اپنی جورو کے بہکانے کے نتیجہ میں ہی اس درخت کے پاس چلا گیا جس کے پاس جانے سے خدا نے منع کیا تھا۔ اور اس عورت آدم کے جنت سے اخراج کا باعث بنی۔ چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے

"اور عورت نے جوں دیکھا۔ کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے۔ تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا۔ اور اپنے خصم کو بھی دیا۔ اور اس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں" (پیدائش ۳/۷) اس کا اعتراف حضرت آدم علیہ السلام نے بھی ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "اس عورت نے جسے تو نے میرا ساتھی کر دیا۔ مجھے اس درخت سے دیا۔ اور میں نے کھایا" پیدائش ۳/۱۲) عیسائیوں کا یہ تسلیم شدہ واقعہ جس میں بقول ان کے حوا کے بہکانے کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے۔

"تیسرا اعتراض جس کا عورتوں کی گواہی کے ساتھ تعلق ہے۔ اس کا جواب خود قرآن مجید نے دے دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء ان تضل احداهما فتذکر احداهما الاخری۔ کہ اگر دو مرد گواہی کے لئے نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہونی چاہئیں۔ اور اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھول جائے۔ تو دوسری اسے یاد دلا دے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان جس امر کو دیکھتا یا سنتا ہے۔ وہ ٹھیک طور پر اسی وقت یاد رہ سکتا ہے۔ جب بار بار اس کا ذہن اس کی طرف متوجہ ہوتا رہے۔ مرد چونکہ اپنے اوقات کا اکثر حصہ باہر گذارتے ہیں۔ اور وہ مقدمات کے باب میں فریقین کو جانتے ہیں۔ یا خود موقعہ کے گواہ ہوتے ہیں۔ یا دوسرے لوگوں سے باتیں سنتے رہتے ہیں۔ اور اگر انہیں کوئی بات معلوم نہ ہو۔ تو وہ دوسروں سے دریافت کر لیتے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ بہتر رنگ میں گواہی دے سکتے ہیں۔ بخلاف عورتوں کے کہ ان کو یہ ذرائع میسر نہیں ہوتے اور وہ صبح سے شام تک ایسے دھندوں میں پھنسی رہتی ہیں جو اور رنگ رکھتے ہیں۔ اور جن میں مشغول رہنے کی وجہ سے وہ شہادت کے قابل امور کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکتیں۔ اس لئے ایک عورت کے ساتھ دوسری کا ہونا ضروری قرار دیا گیا۔ اور دونوں مل کر جو شہادت دیں۔ اسے ایک شہادت کا قائم مقام سمجھا گیا۔ پس شہادت کا یہ اصول عورتوں کی تحقیر پر مبنی نہیں۔ بلکہ انصاف کا یہی تقاضا تھا۔ ایسا قانون نافذ کیا جاتا۔ تا قاضی کو معاملہ سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ عدل و انصاف کو قائم کر کے اپنا فرض ادا کر سکے۔

وشی گورنمنٹ کے اپنے ہمدردوں پر مظالم

(۲)

یہ ان دیگر ممالک کے اشخاص کے حالات ہیں جنہوں نے اپنی خدمات فرانس کی امداد کے لئے پیش کی تھیں۔ مگر شکست کھانے کے بعد فرانس نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا۔

بوعارفہ کا دوزخ

بوعارفہ اور کیناڈسا کی درمیانی لائن کو کام کی خاطر چھ چھ میل کے حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن پر یہ والنٹیئر ورکر کام کرتے ہیں۔ چار چار مربع گز کے خیمے ان کی رہائش کے لئے جا بجا اور ریگستان میں نصب ہیں۔ جن میں دس دس بارہ بارہ نفوس رہتے ہیں۔ دوپہر کے وقت یہ خیمے آگ کی دھکتی ہوئی بھٹیاں ہوتی ہیں اور رات کے وقت سردی سے بچاؤ کے بالکل ناقابل۔ ریت کا طوفان انہیں تنکوں کا ڈھیر سمجھتا ہے۔ اور برسات میں یہ طغیانی کی نظر ہو جاتے ہیں۔ رات کے وقت اس کیمپ میں سوائے ستاروں کی روشنی کے کوئی اور روشنی نہیں ہوتی۔ برسات کے موسم میں کیچڑ ملا ہوا پانی نہانے کے کام آجاتا ہے۔ یہ والنٹیئرز یوں تو فوجی کپڑوں میں نظر آتے ہیں۔ مگر ان کا ہر تار الگ الگ ہوتا ہے۔ پرانے کپڑے پھٹ جانے پر نئے کپڑے دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے۔ کہ تم اب ملٹری والنٹیئر نہیں ہو۔ رات کو سردی کے بچاؤ کے لئے دو پتلے سے کمبل ملتے ہیں۔ جن کا بدن سے چھونا بھی برداشت نہیں ہو سکتا

خوراک

کچا پکا گوشت اور سڑی ہوئی سبزیاں راشن میں دی جاتی ہیں۔ جو گندے بدبودار تیل میں پکائی جاتی ہیں۔ جس سے کھانا زہریلا ہو کر مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث ہوتا ہے۔

کام کے اوقات

سردی کے ایام میں صبح چھ بجے کام کا بگل بج جاتا ہے۔ اس وقت ایسا اندھیرا گھپ ہوتا ہے۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا۔ مزدور ٹھوکریں کھاتے اور گرتے پڑتے کام پر پہنچتے ہیں۔ ۷ بجے سے ۱۱ اور ایک سے چھ بجے شام تک کام میں مصروف رہنا لازمی ہے۔ وشی گورنمنٹ کے پہرہ دار سپاہی سر پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کسی کام کرنے والے کو اجازت نہیں کہ اس وقت میں اپنے بیلچے کے ہینڈل پر ایک سیکنڈ کے لئے جھک کر سستا لے۔ لمینٹن پز جو جنوری سے اپریل ۱۹۴۱ء تک اس کیمپ کے انچارج تھے۔ کسی وقت تھوڑا سا انسانیت کا سلوک کر دیتے تھے۔ لیکن جونہی وشی گورنمنٹ کے ذمہ دار افسروں کو اس بات کا علم ہوا۔ کپتان پز کو فوراً واپس بلا لیا۔ اور ان کی جگہ ظالم ٹامس بھیج دیا گیا۔

والنٹیئرز سے سلوک

فروری ۱۹۴۱ء میں رومانیہ کا ایک دندان ساز اور پولینڈ کا ایک سوداگر جن کے پاس کوئی مفلر نہیں تھا۔ ریت کے طوفان سے آنکھ، کان۔ ناک بچانے کے لئے چند منٹ کے لئے ایک چٹان کے عقب میں ہو گئے۔ اس جرم میں ان کی خوراک تین دن کے لئے بند کر دی گئی۔ حالانکہ یہ طوفان اتنا شدید ثابت ہوا۔ کہ تمام کیمپ کا کام تین دن کے لئے بند کرنا پڑا۔ یکم دسمبر ۱۹۴۱ء کو چار والنٹیئرز جن میں سے دو ڈاکٹر۔ ایک بینک کا منیجر اور ایک طالب علم تھا۔ موسلا دھار بارش میں خندق کھود رہے تھے۔ باوجودیکہ کام بالکل ناممکن تھا۔ مگر پہرہ دار کی سنگین ان کے سینے پر تھی اور وہ کام کئے جا رہے تھے۔ پانی ان کی کمر کے اوپر تک آپہنچا۔ اور ان کے لئے پاؤں جمائے رکھنا بالکل ناممکن ہو گیا۔ آخر وہ پہرہ دار کی بندوق کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھاگ نکلے۔ اور پندرہ میل تک متواتر بھاگتے چلے گئے۔ دوسرے دن ملیریا اور نمونیا کا شکار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مگر ہسپتال میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ کسی کو ہسپتال میں داخلہ کے قابل اسی وقت سمجھا جاتا۔ جب اس کی زندگی کے دو تین دن ہی باقی رہتے۔ سن سٹروک۔ ملیریا۔ وجع المفاصل۔ نمونیا ڈاکٹر پر کوئی اثر نہیں کرتے والنٹیئر لالی نے جو ہنگری کا ایک معزز تاجر تھا۔ ڈاکٹر کے سامنے پیش ہو کر شکایت کی کہ اُسے تھوک کیسا تھ خون آرہا ہے۔ اسکے جواب میں ڈاکٹر نے کہا۔ احمق! تھوک کیسا تھ خون ہی آتا ہے۔ تم کیا چاہتے ہو کہ تھوک کیسا تھ جواہرات اور موتی نکلیں۔ جاؤ۔ یہ کوئی صحت گاہ نہیں۔ آخر غریب لالی دو ہفتہ میں موت کا شکار ہو گیا۔ میلان کا ایک جوہری شدید بخار میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہونے کیلئے ڈاکٹر کے سامنے پیش ہوا ڈاکٹر نے کہا بخار تو تمہیں ہے مگر کام زیادہ ضروری ہے۔ جاؤ کام کرو۔ ایک ہفتہ بعد یہ بیچارہ نمونیا کا شکار ہو گیا۔ اسی طرح لیبر ایبا کا والنٹیئر ڈبلیو معہ چھ اور مزدوروں کے ایک دیوار کے نیچے دب گیا۔ دانتا کے دو سوداگروں کو جو پاس ہی کام کر رہے تھے۔ اجازت دی گئی کہ ملبہ کھود کر اُسے نکالیں جب وہ نکالا گیا تو سخت زخمی تھا۔ اور زخموں کی وجہ سے بیقرار تھا۔ ڈاکٹر نے کیمپ کی لاری میں ادجیجا کے بڑے ہسپتال میں بھجوانے سے انکار کر دیا۔ دو دن تک ٹرین کے انتظار میں وہ زمین پر پڑا تڑپتا رہا۔ اور جب ہسپتال پہنچا۔ تو اس کے زخم زہر آلودہ ہو چکے تھے۔ اسکی وجہ سے اسکی سالم ٹانگ کاٹ دینی پڑی اور وہ جانبر نہ ہو سکا۔

بوڑھے اور کمزور آدمیوں کو پتھر توڑنے کے کام پر لگایا جاتا ہے جبکہ غریب نوجوان مزدور حسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اپریل ۱۹۴۱ء میں طوفان کی وجہ سے ریلوے لائن کے بعض حصے ریت کے تودوں سے اٹ گئے کئی ہفتے ان کو صاف کرنے میں صرف ہوئے۔ اسکے معاً بعد بارش کا طوفان نازل ہو گیا۔ جو ریلوے سڑک اوزار خیمہ جات اور مزدور بہا کر لے گیا۔ سامان اور اوزاروں کے بچانے کیلئے تو جدوجہد کی گئی۔ مگر غریب والنٹیئرز کو انکی قسمت پر چھوڑ دیا گیا۔

نہایت دردناک حالات

ان بدقسمت لوگوں کی تعداد تقریباً نو ہزار ہے۔ جنکو گاہے بگاہے بوعارفہ کیمپ سے بھاگ جانیکا موقعہ ملتا رہا ہے۔ یہ الجیریا۔ ٹیونس اور مراکو کے ریگستانوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ انکو گرفتار کر کے واپس بوعارفہ لایا جا رہا ہے۔ یوں انکو قیدی تصور نہیں کیا جاتا۔ بلکہ والنٹیئر جنہوں نے صحرائی ریلوے پر مزدوری کرنا منظور کر لیا۔ فرانس کی شکست کے بعد وہ اپنے اپنے ملکوں کو واپسی کے حقدار تھے۔ لیکن وشی گورنمنٹ اسکے خلاف تھی۔ اٹلی اور جرمنی کے درمیان جو عہد نامہ ہوا اسکی رو سے تمام غیر ممالک کے لوگ جو ۱۶ اور ۶۰ سال کے درمیان تھے۔ اس ملک کو نہیں چھوڑ سکتے تھے اس لئے وشی گورنمنٹ نے انکو بوعارفہ ریلوے کی بھینٹ چڑھانا بہتر سمجھا۔ جب ان کو پتہ لگا کہ فرانس کی گورنمنٹ جس کے لئے انہوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ انکی موت کے منصوبے گانٹھ رہی ہے تو ان پر موت کا عالم طاری ہو گیا۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا وہ افسر جس کے ماتحت انہوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ وشی گورنمنٹ کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا اس نے صرف اتنا کہا۔ کہ میرے بہادرو تم نے بہت کارہائے نمایاں دکھائے۔ اب میں اسکا کچھ صلہ نہیں دے سکتا۔ انسانوں جیسا سلوک تمہارے ساتھ ختم ہو چکا ہے اب تمہیں وہی کچھ نگلنا پڑیگا جو تمہیں کھانے کو دیا جائیگا اگر کچھ دیا گیا۔ پے در پے صعوبتوں اور دلخراش تکالیف کو ایک لمبے عرصہ تک جھیلنے کی وجہ سے ان لوگوں کی دماغی نشوونما بالکل ضائع ہو چکی ہے

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ رجولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۲۰ رجون ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم اُن کی خدمت میں یکم جولائی ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیں گے امید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کرینگے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

۱۵۱۹۱ - ملک نصیر احمد خانصاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اسد صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸ - چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۹ - خواجہ عبد العزیز صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبد الرحمن صاحب
۱۵۲۲۹ - میاں مل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۳ - بابو عبد الغفور صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - ماسٹر محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۵۷ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۳۲ - قاضی محمد شفیع صاحب
۱۵۳۳۸ - الٰہی بخش رحیم بخش صاحبان
۱۵۳۷۳ - ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۱۵۳۸۱ - ایم۔ کے عابد شریف صاحب
۱۵۳۸۵ - محمد حسین صاحب
۱۵۳۹۶ - عبد الرحیم خان صاحب
۱۵۴۰۷ - بیگم چوہدری نبی احمد صاحب
۱۵۴۲۸ - بابو عبد الرؤف خانصاحب
۱۵۴۳۱ - سلطان احمد صاحب
۱۵۴۳۶ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم صاحب
۱۵۵۰۰ - محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۹ - عبد الرحیم احمد صاحب
۱۵۵۲۲ - اے۔ آر۔ صوفی صاحب

۱۵۵۲۳ - محمود احمد صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سیکرٹری تبلیغ کوٹ رحمت خان
۱۵۵۳۰ - محمد افضل خان صاحب
۱۵۵۳۴ - بابو عبد الرحیم صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبد القادر صاحب
۱۵۵۴۰ - عطاء الرحمن صاحب
۱۵۵۴۱ - نور الٰہی صاحب
۱۵۵۴۸ - منشی نذر محمد صاحب
۱۵۵۵۹ - شیخ طاہر الدین صاحب
۱۵۵۶۵ - بابو نقر اللہ صاحب
۱۵۵۶۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۳ - چوہدری نفل احمد صاحب
۱۵۵۷۸ - مولوی عبد اللہ صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۹۱ - چوہدری محمد نفع صاحب
۱۵۵۹۷ - " مقصود علی صاحب
۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۵۶۰۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۶۰۸ - ایم نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۰۹ - چوہدری سردار خان صاحب
۱۵۶۱۵ - عبد السلام صاحب
۱۵۶۲۰ - ملک محمد خانصاحب
۱۵۶۲۹ - نیشنل پبلک لائبریری
۱۵۶۳۲ - سید مسعود احمد صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب

۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۸ - جمعدار فتح الدین صاحب
۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۶۸۰ - غلام حسین صاحب
۱۵۶۸۳ - چوہدری باغ الدین صاحب
۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب
۱۵۶۹۶ - پال برادرس اینڈ کو
۱۵۷۰۶ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۳ - ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۱۵۷۲۸ - محمد صدیق صاحب
۱۵۷۳۰ - فتح محمد صاحب
۱۵۷۴۹ - چوہدری رشید احمد صاحب
۱۵۷۵۵ - شیخ ظفر حسن صاحب
۱۵۷۵۷ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۷۶۲ - دی مسجد احمدیہ

۱۵۷۶۳ - ملک کندن خانصاحب
۱۵۷۶۵ - میر باز خانصاحب
۱۵۷۶۶ سیکرٹری انجمن احمدیہ میمند
۱۵۷۶۹ - بی۔ احمد شریف صاحب
۱۵۷۷۲ - احسن بیگ صاحب
۱۵۷۷۹ - محمد سعید صاحب
۱۵۷۸۲ - علی محمد صاحب
۱۵۷۹۹ - خان عیسٰے خانصاحب
۱۵۸۰۰ - خواجہ عنایت اللہ صاحب
۱۵۸۰۵ - میسرز این۔ ایم خانصاحب
۱۵۸۰۹ - ملک محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۸۱۳ - چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۵۸۱۸ - ملک فضل الٰہی صاحب
۱۵۸۲۵ سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۳۱ - ڈاکٹر لطافت احمد صاحب
۱۵۸۳۳ - ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب
۱۵۸۳۵ - ایم عظیم خانصاحب
۱۵۸۳۷ سیٹھ کرم بھائی صاحب

۱۵۸۳۹ - عبد المومن خانصاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب
۱۵۸۴۹ - مولوی صدر الدین صاحب
۱۵۸۵۳ - عبد اللطیف احمد صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۲ - محمد اشرف صاحب
۱۵۸۷۸ - عبد الحمید صاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۸۸۹ - نور احمد خانصاحب
۱۵۹۰۶ - چوہدری علی محمد خانصاحب
۱۵۹۱۲ - شیخ عبد الرحمن صاحب
۱۵۹۱۳ - میاں عزیز احمد صاحب
۱۵۹۱۹ - قریشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۲۰ - عبد اللطیف صاحب
۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۹۲۴ - منیف احمد صاحب
۱۵۹۲۷ - نذیر احمد صاحب

احباب سے ضروری درخواست

"الفضل" مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ رجون میں اُن احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ رجولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو خود بخود چندہ ارسال فرمادیا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں کہ یکم جولائی تک چندہ ارسال فرمادیں اور کوشش کریں کہ سال کا چندہ یکمشت ادا ہو جائے۔ امید ہے، احباب یکم جولائی تک چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائینگے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائینگے۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع دینگے۔ اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال ہوگا۔

خاکسار منیجر "الفضل"

۱۵۹۲۸ - نقیر محمد صاحب
۱۵۹۳۰ - شیخ ایم - یو انور صاحب
۱۵۹۳۳ - سردار محمد صاحب
۱۵۹۳۵ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۱۵۹۳۶ - فتح محمد احمد صاحب
۱۵۹۴۰ - محمد خورشید عالم صاحب
۱۵۹۴۱ - سید عبدالرزاق صاحب صادق
۱۵۹۴۳ - سیکرٹری جماعت احمدیہ
۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۵۳ - پیر اللہ بخش صاحب
۱۵۹۵۴ - شیخ فیض قادر صاحب
۱۵۹۵۵ - قاضی عبدالقادر صاحب
۱۵۹۵۶ - محترمہ شمیم اختر صاحبہ
۱۵۹۵۷ - چودہری عبداللہ خان صاحب
۱۵۹۵۸ - محمد حسین صاحب
۱۵۹۵۹ - شیخ محمد الدین صاحب
۱۵۹۶۲ - پیر محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۶۳ - مولوی محمد عرفان صاحب
۱۵۹۶۶ - منظور الحق صاحب
۱۵۹۶۹ - محمد ہاشم خانصاحب
۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب
۱۵۹۷۳ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۷۴ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۷۸ - محمد عبداللہ صاحب

۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراھیم صاحب
۱۵۹۸۲ - میاں فضل الٰہی صاحب
۱۵۹۹۶ - ملک سعادت احمد صاحب
۱۶۰۰۲ - مولا بخش صاحب
۱۶۰۰۷ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۶۰۰۸ - سی - این خان صاحب
۱۶۰۱۹ - خواجہ جلال الدین صاحب
۱۶۰۲۰ - قادر بخش صاحب
۱۶۰۲۲ - محمد عثمان صاحب
۱۶۰۲۶ - ایم - جی حیدر صاحب
۱۶۰۳۰ - میاں منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۲ - رث دبخت صاحب
۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۸ - والدہ داؤد احمد صاحب
۱۶۰۴۰ - چودہری نیفی احمد صاحب
۱۶۰۴۱ - ہدایت اللہ صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطاء محمد صاحب
۱۶۰۵۲ - ایچ حیدر صاحب
۱۶۰۵۵ - محمد عبدالحق صاحب
۱۶۰۵۶ - عبدالسلام صاحب
۱۶۰۵۷ - آفتاب احمد صاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبدالحق صاحب
۱۶۰۶۳ - بشیر احمد صاحب
۱۶۰۶۵ - غلام مصطفٰے صادق صاحب

۱۶۰۶۷ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۶۰۷۰ - مرزا غلام حیدر صاحب
۱۶۰۷۱ - محمد جعفر صاحب
۱۶۰۷۲ - ابوالقیصر آدم خان صاحب
۱۶۰۸۳ - عبدالحمید صاحب
۱۶۰۸۵ - چوہدری شمشیر علی صاحب
۱۶۰۸۷ - بابو محمد سلیم صاحب
۱۶۰۸۸ - چوہدری فیروز خانصاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۴ - عبدالرؤف صاحب
۱۶۰۹۵ - چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۱۶۰۹۶ - منشی عبدالحفیظ صاحب
۱۶۱۰۰ - بابو عبدالکریم صاحب
۱۶۱۰۳ - نیشنل ٹمبر سپلائی
۱۶۱۰۴ - انجمن احمدیہ ڈگی
۱۶۱۰۷ - ڈاکٹر نور محمد صاحب
۱۶۱۰۸ - محمد عبداللہ صاحب
۱۶۱۱۱ - چوہدری غلام علی صاحب
۱۶۱۱۳ - عبدالعزیز صاحب
۱۶۱۱۴ - بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۶۱۱۵ - غلام محمد صاحب
۱۶۱۱۶ - ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب

۱۶۱۱۹ - مولوی ظفر اسلام صاحب
۱۶۱۲۱ - سیکرٹری صاحب محمود آباد
۱۶۱۲۲ - سید عبدالرشید صاحب
۱۶۱۲۴ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ
۱۶۱۲۷ - محمد یوسف صاحب
۱۶۱۲۸ - عبدالحمید صاحب
۱۶۱۳۰ - شیخ زکی اللہ صاحب
۱۶۱۳۳ - عبدالقادر صاحب
۱۶۱۳۷ - محمد طاہر صاحب
۱۶۱۴۱ - منشی برکت اللہ صاحب
۱۶۱۴۶ - منشی احمد الدین صاحب
۱۶۱۴۷ - محمد اسلم صاحب
۱۶۱۴۹ - مبارک اللہ صاحب
۱۶۱۵۴ - سید سعید حسین شاہ صاحب
۱۶۱۵۵ - منشی عبدالغنی صاحب
۱۶۱۵۶ - منشی غلام مرتضٰے صاحب
۱۶۱۵۸ - ایم ضیاء الحق صاحب
۱۶۱۵۹ - شریف احمد صاحب
۱۶۱۶۰ - عبدالغنی صاحب

۱۶۱۶۱ - دہلی فوٹو ہاؤس
۱۶۱۶۳ - واجد علی شاہ صاحب
۱۶۱۷۷ - چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۶۱۷۸ - محمد نواز صادق صاحب
۱۶۱۷۹ - پیر سلطان عالم صاحب
۱۶۱۸۵ - چوہدری برکت علی خانصاحب
۱۶۱۸۶ - مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۸۷ - کے بادہ صاحب
۱۶۱۸۹ - حافظ نور محمد صاحب
۱۶۱۹۱ - راجہ عبدالحمید صاحب
۱۶۱۹۲ - عبدالغنی صاحب
۱۶۲۰۱ - ایم عبدالستار خان صاحب
۱۶۲۰۴ - لفٹننٹ ہادی علی خانصاحب
۱۶۲۰۶ - چوہدری بدر الدین صاحب
۱۶۲۰۸ - عبدالرشید صاحب
۱۶۲۰۹ - مولوی حبیب اللہ صاحب
۱۶۲۱۴ - اللہ دتہ صاحب
۱۶۲۱۹ - فضل الٰہی صاحب
۱۶۲۲۰ - بابو محمد اصغر علی صاحب
۱۶۲۲۳ - ایم اسرار الحق صاحب
۱۶۲۲۹ - ایم اے خان صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۵ رجون آج اسمبلی چیمبر کے ٹی روم میں وزیر اعظم پنجاب نے سردار بلدیو سنگھ کے سمجھوتہ کے سلسلہ میں پریس کانفرنس بلائی۔ اور سرکاری طور پر وزیر اعظم اور سردار بلدیو سنگھ کے بیانات اور ان کی آپس کی خط و کتابت پریس کے حوالہ کی گئی۔ اس معاہدہ کی شرائط مختصراً یہ ہیں۔ (۱) دوران جنگ میں اسمبلی میں کوئی نیا متنازعہ قانون پیش نہیں کیا جائیگا۔ (۲) سرکاری انسٹی ٹیوشنوں میں ہر قسم کا گوشت۔ کھانے اور پکانے کی اجازت ہوگی۔ (۳) اگر روپیہ کا بندوبست ہوگیا۔ تو گورنمنٹ ہندی اور گورمکھی کو خاص علاقوں میں بطور ثانوی زبان پڑھنے کا حق دیدے گی لیکن عدالتی اور دفتری زبان بدستور اُردو ہی رہے گی۔ (۴) ایسے معاملات میں جن کا تعلق کسی ایک فرقہ کے ساتھ ہو۔ ایسا فارمولا بنا دیا جائیگا۔ کہ صرف اسی طبقہ کے آدمی اسکے متعلق قانون کا فیصلہ کر سکیں۔ (۵) ملازمتوں میں سکھوں کو مناسب نمائندگی دیجائیگی۔ اور اگر کہیں کمی ہو۔ تو اُسے پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ (۶) اگر کبھی مرکز میں سکھ نیابت کا سوال پیدا ہوا۔ اور موقع ہوا تو وزیر اعظم پنجاب اور ان کی گورنمنٹ سکھوں کے مطالبہ کی تائید کریگی۔ اس سمجھوتہ کے بعد اب سردار بلدیو سنگھ ایم۔ ایل۔ اے کی پارٹی وزارتی پارٹی کا حصہ سمجھی جائیگی ٭

لنڈن ۱۵ رجون۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ محاذ خارکوف میں جرمن ٹینکوں کے دستے جن میں سے ہر ایک کم از کم ۹۰ اور زیادہ سے زیادہ ایک سو بیس ۱۲۰ ٹینکوں پر مشتمل ہے۔ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کیونکہ دشمن نے ٹینکوں اور آدمیوں کا بہت زیادہ نقصان اٹھایا ہے ٭

لنڈن ۱۴ رجون۔ چنگنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی اسلامک نیشنل سالویشن ایسوسی ایشن کے صدر جنرل پائی چنگ شی چینی فوج کے ڈپٹی چیف آف سٹاف نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ایجنٹ جنرل کو اپنے مکان پر دعوت طعام دی۔ جس میں چین کے معزز لیڈر اور شہری مدعو کئے گئے ٭

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ ڈاکٹر راگھوندر راؤ سول ڈیفنس ممبر حکومت ہند آج بعد دوپہر فوت ہو گئے۔ آپ کی عمر ۵۲ سال تھی ٭

لاہور ۱۵ رجون۔ آج پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب نے کہا کہ ٹریڈ یکس ایکٹ منسوخ نہیں کیا جائے گا ٭

کراچی ۱۵ رجون۔ ابر سندھ کی اطلاعات معلوم ہوتا ہے کہ مارشل لا کی وجہ سے حروں کی ایک بڑی تعداد ریاست جیسلمیر میں جا چھپی ہے۔ ریاستی حکام نے اس ضمن میں مرکزی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ

ہ وہ انہیں ضروری امداد بہم پہنچائے۔ نئی دہلی کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پولیس اور فوج نے گشت کے دوران میں حروں کے ایک لیڈر احمد کو جو کئی قتلوں کے سلسلہ میں مطلوب تھا۔ اسکے ۲ نائبوں اور دس دیگر ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ سکھر کی پہاڑیوں میں ۱۰ دیہات پر چھاپہ مار کر ۲۰ حر گرفتار کئے گئے۔ ایک گاؤں کی تلاشی سے ایک کارتوس بنانے والی مشین ایک رائفل اور بہت سے کارتوس پکڑے گئے۔ دیگر مقامات میں بھی فوج اور پولیس کامیابی سے حروں کا تعاقب کر رہی ہے ٭

واردھا ۱۵ رجون۔ مولانا آزاد نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۴ رجولائی کو بلائی ہے۔ اس میں گاندھی جی کے نئے پروگرام پر تبادلۂ خیالات کیا جائیگا ٭

قاہرہ ۱۶ رجون۔ لیبیا میں مشینی فوجوں کی لڑائی انتہائی شدت کو پہنچ گئی ہے اور فریقین کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا جنرل رومیل کو مغرب سے کافی کمک مل گئی ہے یا نہیں۔ لیکن غالباً اسے ابتدائی نقصانات کی تلافی کے لئے فوجیں مل گئی ہیں۔ برطانوی فوجیں ابھی تک اکرو ما کے علاقہ پر قابض ہیں۔ اور جرمنوں کو الآدم کے مشرق سے پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ الآدم طبروق کی قلعہ بندیوں سے ۲۵ میل دُور ہے۔ جنرل رومیل غزالہ کے استحکامات کو کاٹ دینے کے لئے طبروق کے مغرب میں برطانوی فوجوں کے ذرائع رسل و رسائل پر چھا جانا چاہتا ہے ٭

سٹاک ہالم ۱۵ رجون۔ ابھی تک سبسٹاپول میں روسیوں کو فوج اور سامان جنگ کی کمک پہنچ رہی ہے۔ اور جرمن ہوابازوں اور اطالوی تارپیڈو کشتیوں کی کوششوں کے باوجود بہت سے روسی سپلائی جہاز وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ برلن کی اطلاعات کے مطابق سبسٹاپول کی جنگ طیارہ شکن توپوں کی جنگ بن گئی ہے۔ رُوسی۔ جرمن پیادہ سپاہ اور جیٹانی بمباروں کے خلاف طیارہ شکن توپوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف جرمنوں کی دور مار ساحلی توپیں روسیوں کے مضبوط مورچوں پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ تاہم فوجی مبصر کہتے ہیں کہ سبسٹاپول اب بھی دیر تک مقابلہ کر سکتا ہے ٭

لنڈن ۱۵ رجون۔ ماسکو کے ایک اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ خارکوف کے محاذ پر گذشتہ دو ۲ دنوں میں جرمنوں کے ۲۸۵ سپاہی ہلاک ہوئے

اور بہت سا سامان جنگ بھی برباد کیا گیا۔ اس کے بالمقابل جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے خارکوف کے مشرق میں ۲۵ ہزار روسی گرفتار کر لئے ہیں۔ لیکن لنڈن میں ابھی تک اس دعوے کی تصدیق نہیں ہوئی ٭

سٹاک ہالم ۱۵ رجون۔ برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہے کہ چیک باشندوں کو آخری موقع دیا گیا ہے کہ وہ ہیڈرک کے قاتلوں کو پولیس کے حوالے کر دیں۔ یہ الٹی میٹم جمعرات کو ختم ہوتا ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر وقت مقررہ تک قاتلوں کو پیش نہ کیا گیا۔ تو کیا تدابیر اختیار کی جائیں گی ٭

سٹاک ہالم ۱۵ رجون۔ صوفیہ کی فوجی عدالت میں ۲۷ اشخاص کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ روسی ایجنٹ ہیں جو خفیہ طور پر ڈبکنی کشتیوں اور پیراشوٹ کے ذریعہ بلغاریہ لائے گئے۔ سرکاری وکیل نے مطالبہ کیا۔ کہ انہیں سزائے موت دی جائے ٭

قاہرہ ۱۵ رجون۔ جنرل رومیل نے ۲۷ رمئی کو حملہ شروع کیا تھا۔ اس وقت سے لیکر اب تک محوریوں کے ۱۰۵ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں ٭

ماسکو ۱۵ رجون۔ جرمن ہوائی جہازوں نے جمعہ کو چار مرتبہ مورمانسک پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ آٹھ جرمن ہوائی جہازوں کو گرایا گیا۔ مورمانسک کے کسی فوجی ٹھکانے کو نقصان نہیں پہنچا ٭

لنڈن ۱۵ رجون۔ یونان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمن حکام نے عوام کو انتباہ کیا ہے کہ اگر جرمنوں کے خلاف تباہ کاریوں کی سازشیں فوراً بند نہ ہوئیں تو ۳۰۰ یونانی موت کے گھاٹ اتار دئے جائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یونانیوں کی سرگرمیاں اس قدر تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہیں کہ محوری ہائی کمانڈ اٹھارہ کے قریب ڈویژن یونان میں رکھنے پر مجبور ہے ٭

لنڈن ۱۵ رجون۔ وشی میں جرمن سفیر نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ کولون پر برطانوی بمباری سے دس پندرہ ہزار اشخاص ہلاک اور اس سے دوگنی تعداد میں مجروح ہوئے۔ تمام بڑے بڑے تجارتی ادارے اور متعدد صنعتی فیکٹریاں برباد ہو گئیں۔ ریلوے کی ورکشاپیں تباہ ہو گئیں اور ریلوے کے شنٹنگ یارڈ بالکل ناقابل استعمال بنا دئے گئے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ۷ لاکھ

۶۰ ہزار کی آبادی میں سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کے قریب آدمی شہر سے نکل گئے ہیں ٭

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ ڈیوک آف گلوسٹر ہندوستان کا دورہ کرنے کے لئے نئی دہلی سے روانہ ہو گئے ہیں ٭

چنگنگ ۱۵ رجون۔ آج رات کے چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چیکیانگ اور کیانگسی کی سرحد پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانیوں نے بہت زیادہ تعداد میں ہوائی جہاز استعمال کئے۔ جنہوں نے تمام محاذوں پر شدید حملے کئے۔ دشمن زبردست گولہ باری کرتے ہوئے مشرقی کیانگسی کے شہر یوشان میں داخل ہو گیا ہے ٭

واشنگٹن ۱۵ رجون۔ مسٹر روزویلٹ نے ادھار اور پٹہ کے قانون پر اپنی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار اب سیلاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اب ہمارا دوسرا قدم یہ ہوگا۔ کہ اس سیلاب کا رخ اتحادی ممالک کی طرف کر دیں۔ جہاں سے دشمن کو کچلنے کے لئے کاری ضربیں لگائی جائیں گی۔ آپ نے مزید بیان کیا۔ کہ صرف امریکہ ہی اتحادیوں کو سامان نہیں بھیجتا۔ بلکہ اتحادیوں کی طرف سے اسے بھی ضروری سامان پہنچ رہا ہے۔ آخر میں انہوں نے بتایا کہ مئی میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں ۵۰ کروڑ پونڈ کا سامان بھیجا گیا ہے ٭

قاہرہ ۱۵ رجون۔ کل دشمن کے چند طیاروں نے مصر کی سرحد عبور کر کے اسکندریہ جانیوالی سڑک کے وسط میں موسیٰ مطروح وغیرہ پر بمباری کی ٭

ملبورن ۱۵ رجون۔ ۲۷ جاپانی بمباروں نے شکاری طیاروں کی مدد سے آج ڈارون پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ہمارے طیاروں نے انہیں مار بھگایا۔ چار طیارے گرائے گئے ٭

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ حکومت ہند شہری بچاؤ کے سلسلہ میں آئندہ تین ماہ کے اندر مزید چار ٹریننگ سکول کھولنے والی ہے۔ اسوقت صرف دو ۲ سکول کلکتہ میں موجود ہیں۔ نئے سکولوں کیلئے انگلستان سے دس سینئر انسٹرکٹر اور دس سب انسٹرکٹر بلائے جا رہے ہیں ٭

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ آج ہندوستان میں مقیم چینی کمشنر نے چینی کمانڈر جنرل لو کے اعزاز میں دعوت دی۔ جنرل لو نے ایک تقریر کے دوران میں اس میل جول کا ذکر کیا جو برما میں اتحادی فوجوں اور افسروں کے درمیان تھا۔ آخر میں آپ نے حکومت

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔